حضور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

لقب مجدد الف ثانی

علامہ فیض احمد اویسی

مکتبہ نقش لاثانی
متصل نقش لاثانی پبلک سکول
عقب جناح اسٹیڈیم سیالکوٹ فون 588104

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

لقب مجدد الف ثانی

علامہ فیض احمد اویسی

مکتبہ نقش لاثانی
متصل نقش لاثانی پبلک سکول
عقب جناح اسٹیڈیم سیالکوٹ فون 588104

Marfat.com

بفیضانِ نظر

غوث صمدانی، حضور پیر سیّد علی حسین شاہ نقش لاثانیؒ

نام کتاب : لقب مجدد الف ثانی

نام مصنف : علامہ محمد فیض احمد اویسی

کمپوزنگ : انٹرنیشنل کمپیوٹر کالج ریلوے روڈ شکر گڑھ (3011)

صفحات : 56

اشاعت : ربیع الاول 1420ھ (جولائی 1999ء)

ہدیہ : 20 روپے

ناشر : مکتبہ نقش لاثانی سیالکوٹ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نقشِ لاثانی

متصل نقشِ لاثانی پبلک سکول عقب جناح سٹیڈیم سیالکوٹ فون 588104

-- لاثانی بک سنٹر ریلوے روڈ شکر گڑھ

-- ادارہ تعلیمات مجددیہ ارشد لائبریری ریلوے روڈ شکر گڑھ

Marfat.com

نذرِ انتساب

☆

امام ربانی، قیوم زمانی، سیدنا شیخ مجدد الف ثانی

کے حضور

☆ جنہوں نے کفرستان ہند میں سرمایہ ملت کی نگہبانی فرمائی

☆ جنہوں نے اکبر و جہانگیر کے ایوانوں میں ہدایت کا چراغ روشن کیا۔

☆ جنہوں نے عشق رسولؐ کی دولت تقسیم کی۔

☆ جنہوں نے اطاعت رسولؐ کا پیغام دیا۔

Marfat.com

حرف اول

○

باسمہ تعالیٰ

☆

حضراتِ گرامی! موجودہ دور میں بعض شر انگیز عناصر افرادِ اُمت کو نیا گان کہن سے دور کرنے کے مکروہ دھندے میں ملوث ہیں اس طرح وہ اپنی عاقبت کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں کوئی حجتہ الاسلام حضور غوث اعظمؒ کا دشمن ہے اور کوئی شیخ الاسلام سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کا باغی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ بزرگوں کے سچے پیروکار اُٹھیں اور ان کی عزت و ناموس کا تحفظ کریں۔ بھلا فیض مجسم حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم کی ذاتِ ستودہ صفات اور اُن کی زمانہ ساز خدمات سے کون واقف نہیں۔ آپ نے دیگر فتنوں کا کامیاب تعاقب کرنے کے بعد اپنے قلم حق رقم کا رخ اس فتنے کی طرف بھی موڑا اور حق ادا کر دیا۔ آپ جیسی مستند شخصیت کا ایسے موضوعات پر کچھ لکھنا جہاں بزرگوں کے غلاموں کے لئے سرمایہ ہدایت ثابت ہو گا وہاں بیگانوں کے لئے تازیانہ عبرت بن جائے گا۔ میرے استاد گرامی حضور قبلہ آسی صاحب نے ان کے ساتھ تفصیلی گفتگو فرمائی کہ ہندوستان کے کچھ مفتیان خام نے حضور مجدد الف ثانیؒ کے لقب مجدد الف ثانی اور قیوم زمانی پر شدید اعتراضات کیے ہیں تو وہ تڑپ اُٹھے، واقعی ایسے لوگ ہی امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کی نیابت کے سزاوار ہو سکتے ہیں جو ملت اسلامیہ کے خلاف سر اٹھانے والے ہر فتنے کی سرکوبی کے لئے کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ "لقب مجدد الف ثانی کی تحقیق" میں حرف آخر ہے اور قیوم زمانی کی شاندار تحقیق الگ اشاعت کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ مولا کریم حضرت فیض مجسم کے فیض قلم کو عام فرمائے۔

غلام مصطفےٰ مجددی (ایم۔اے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمدہٗ ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

☆

حضور امام ربانی کا لقب مجدّد الف ثانی ایسا نمایاں ہے کہ چودہ **سوسالہ تاریخ** ملت میں کسی کے لئے یہ لقب اتنے نمایاں طریقے سے استعمال نہیں ہوا۔ جتنا آپ کے لئے ہوا۔ مثلاً کسی اور بزرگ کی مجددیت کا ذکر کریں تو ساتھ نام کا ذکر کرنا پڑے مگر ایک آپ ہیں کہ غوث پاک، داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز جیسے القاب کی طرح یہ لقب (مجدد) اصل نام پر بھی غالب آگیا ہے اور جب بھی بغیر نام لئے 'مجدد' کہا جائے گا تو اس سے مراد آپ ہی کی ذات پاک ہوگی۔ دنیا بھر کے لوگ مسلمان آپ کو امام ربانی اور مجدد الف ثانی کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ بالخصوص 'شیخ مجدد' اور 'مجدد الف ثانی' جیسے الفاظ وتراکیب کا مشار الیہ اور مصداق آپ کے سوا کسی اور کو نہیں سمجھا جاتا۔ جس طرح ہر دور میں کوئی نہ کوئی غوث الاغیاث اور غوث اعظم ضرور ہوتا ہے۔ مگر جب یہ الفاظ زبان پہ آتے ہیں تو ان سے مراد حضور شہنشاہ بغدادؒ کی ذات ستودہ صفات ہوتی ہے۔ یعنی منصبِ غوثیت کا

Marfat.com

آپ سے اتنا نمایاں تعلق ہے کہ اسے کسی وقت جدا نہیں کیا جا سکتا۔ (یہاں تک کہ دورِ حاضر کے منکرین اولیاء لفظ 'غوث' سے بہت چڑتے ہیں اور اسے خدا کے سوا کسی اور کے لئے استعمال کرنا 'شرک' جانتے ہیں۔ پھر بھی غیر مقلد ہوں یا دیو بندی اکابر، غوث اعظم، غوث پاک اور غوث الثقلین جیسے الفاظ آپ ہی کی شان میں بولتے ہیں) اگر کوئی دوسری شخصیت مراد ہو تو اس کا نام بھی ساتھ لینا پڑتا ہے۔ جب شہنشاہِ بغداد کا منصبِ غوثیت سے ایسا اٹل تعلق ہے تو وہ شخص کتنا عجیب اور کینہ پرور ہے جو کسی دوسرے بزرگ کو تو غوث اعظم مانتا ہو مگر آپکی غوثیت کا انکار کرتا ہو یا اس زعم میں ہو کہ دوسرے بزرگوں کی غوثیت آپ سے بڑھ کر ہے یا برابر ہے۔ اسی طرح جب بھی کوئی شخص مطلقا حضرت مجدد یا شیخ مجدد جیسے الفاظ زبان سے نکالتا ہے تو ان سے بولنے اور سننے والے کی مراد صرف حضرت مجدد الف ثانیؒ ہی ہوتے ہیں۔ آپ کے وصال شریف کو تقریبا چار صدیاں گزرنے کو ہیں مگر منکرین اولیا نے بھی یہ ترکیب کسی اور کے لئے وضع نہیں کی، بلکہ اس بغض کے باوجود جو انھیں اکابرِ ملت سے ہے، آپکے بارے میں مجدد الف ثانیؒ کی ترکیب بول یا لکھ کر کسی قباحت کا احساس ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ سیدنا مجدد الف ثانی حضور امام ربانیؒ کو لقب منجانب اللہ عطا ہوا جو آپ کو خدمت اسلام کے صلہ میں نصیب ہوا۔ خدا تعالی شاہد ہے۔ بقول علامہ آسی (مدظلہ) اگر حضرت سیدنا مجد الف ثانی قدس سرہ اسلام کا کلمہ بلند نہ کرتے اور اکبر کے دین الہی، کو پھلنے پھولنے دیتے تو بعد میں کیا صورتِ حالات ہوتی اگر آپ کے پاس زیادہ ضخیم کتابیں پڑھنے کا وقت نہیں تو چند اوراق کسی قسم کے تعصب سے بالاتر اور انصاف سے مزین ہو کر پڑھ لیجئے، شاید کچھ اجالا نظر آجائے

Marfat.com

بر عظیم اسلام کے نزع کے عالم میں تھا، جب حضرت مجدد کی مسیحا نفسی نے نشاۃ ثانیہ بخشی اور خدانخواستہ آپ کا ظہور نہ ہوتا تو نہ یہاں شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز ہوتے اور نہ فاضل بریلوی (علیہم الرحمتہ) نہ اور کوئی صوفی ہوتا نہ محقق بلکہ میرے خیالِ ناقص میں ہے کہ سیدنا مجدد الف ثانی اکبر بادشاہ کے دینِ الٰہی کا قلع قمع نہ کرتے تو آج بر عظیم میں نہ دین اسلام کا نام ہوتا نہ مساجد و مدارس کا نشان ہوتا تو ایسے محسن اسلام سے محبت و عقیدت کی بجائے عداوت کی جائے تو خود کو جہنم میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔

بہر حال امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی صدیوں سے مسلم ہے اگر دور حاضر میں کوئی اسکا منکر ہے تو سیدنا امام ربانیؒ کی شان میں کسی قسم کا فرق نہ آیگا۔ چمگادڑ کا انکار سورج کی شان و شوکت نہیں گھٹا سکتا تو دور حاضر کے منکرین کا انکار بھی سیدنا مجدد الف ثانی کی عزت و احترام کو کم نہیں کر سکتا۔ بعض بد بختوں کے انکار پر فقیر نے نذرانہ عقیدت بحضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانیؒ پیش کیا ہے۔

اگر قبول افتد زہے عزو شرف

فقط والسلام

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاولپور (پاکستان)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت جوں جوں قریب ہوتی جا رہی ہے جہالت وضلالت سر اٹھا ر
ہے۔ فقہی مسائل میں تو اختلاف بہت پرانا ہے لیکن اولیائے کرام کے بارے می
اہلسنت قدیم سے متفق چلے آرہے ہیں اگر کسی سے کسی بھی ولی اللہ کے متعلق
گستاخی سرزد ہوتی تو وہ خود بخود ذلیل و خوار ہو جاتا اور عوام وخواص اہلسنت
بھی اسے مردود سمجھتے ہمارے دور میں بدقسمتی سے سلاسل کی اونچ نیچ کی بحث چل
نکلی ہے۔ حال ہی میں ایک بدبخت نے سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
نیچا دکھانے کے لئے نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ سلاسل کے وابستگان کو نہایت ہی
غلیظ اور گندے طریقے سے ابھارا ہے ادھر سنا ہے بعض قادری سلسلہ کے
بالخصوص امام رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ سے وابستگی کا دم بھرنے والے
سلسلہ نقشبندیہ کو نیچا دکھانے کے درپے ہیں (واللہ اعلم) بالخصوص سیدنا مجدد
الف ثانی حضور امام ربانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی قیومیت اور مجدد الف ثانی
کے القاب کے خلاف زہر اگل رہے ہیں فقیر فریق اول (مخالفین قادریہ کی تردید
تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر) سے فارغ ہوا تو ایک پیارے دوست کا خط
ملا کہ تمہارے بعض رضوی صاحبان سیدنا مجدد الف ثانیؒ کی قیومیت و مجددیت

Marfat.com

کے خلاف بک رہے ہیں۔ عمومی لحاظ سے جمیع اہل سلاسل سے اپیل ہے کہ تمہاری اونچ نیچ سے سربراہان سلسلہ کو کوئی فائدہ ہوگا نہ نقصان بلکہ تمہارا اپنا انجام برباد ہوگا۔ جیسا کہ حدیث قدسی (بخاری) میں ارشاد گرامی ہے۔

من عادی لی ولیا فقداذنته بلحرب

جس نے کسی بھی ولی اللہ سے دشمنی کی میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں اس کی شرح میں شارحین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جنگ کا ایک معنی یہ ہے کہ اس شخص کا خاتمہ برباد و تباہ ہوگا۔ اور اس کے بیشمار مشاہدے ہو چکے ہیں۔ دور حاضر میں غلام اللہ خان (راولپنڈی) کا حال سب کو معلوم ہے۔

تعصب سلسلہ کا انجام برباد : امام احمد رضا محدث بریلویؒ نے لکھا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

قل ان الفضل بیدالله یوتیه من یشاء

تم فرماؤ کہ فضلیت اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں ایک یہ کہ مقبولان بارگاہِ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بنائے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی فضلیت ثابت ہو تو اس میں نفس کی خواہش سے ذاتی علاقہ نسب یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہ کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ اپنے آباؤ اساتذہ و مشائخ کو اوروں سے افضل کر ہی لیں جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیا وہی مفضول ہے۔ اگرچہ ہمارے علاقے اس سے ہوں یہ اسلامی شان ہے۔ مسلمان کو اس پر عمل

Marfat.com

کرنا چاہیئے۔ اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے افضل کیا۔ کیا وہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتائیں۔ ماشاءاللہ وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضبناک ہوں گے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے (طرد الافاعی عن حا رفع الرفاعی مشمولہ فتاوی رضویہ جلد نمبر ۹)

اس رسالہ کے آخر میں ابن سقا گستاخ ولایت کا ذکر فرمایا امام ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وھذہ الحکا یہ کاوت متواتر فی المعنی لکثرۃ نا قلھا نا قلین بکثرت ثقہ ۔ فتاوی حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بڑا جید عالم اور علوم شرعیہ میں اکثر اہل زمانہ پر فائق اور حافظ قرآن اور علم مناظرہ میں کمال سر برآوردہ تھا جس سے علم مناظرہ کرتا اسے بند کر دیتا تھا ایسا شخص جب شان غوث میں گستاخی سے معاذاللہ نصرانی ہو گیا بادشاہ نصاری نے اسے بیٹی تو دیدی مگر جب بیمار پڑا اسے بازار میں پھینکوا دیا۔ بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا ایک شخص نے پوچھا تو تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے! کہا سب محو ہو گیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ربما یودالذین کفروا لو کانوا مسلمین کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنھوں نے کفر اختیار کیا کسی طرح مسلمان ہوتے امام ابن عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اسے دیکھنے گیا اسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے وہ نزع میں تھا میں نے اسے قبلہ کی طرف کیا وہ پورب کو پھر گیا میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا اسی طرح میں جتنی بار اسے قبلہ رخ کرتا وہ پورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پورب ہی کی طرف منہ کئے اس کا دم نکل گیا وہ ان غوث کا

Marfat.com

ارشادیاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اسی گستاخی نے اُس کو بلا میں ڈالا۔

سوال: اگر کوئی کہے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا؟

جواب: اس کا جواب قرآن عظیم دے گا، و ما تشاء ون الا ان یشاء الله رب العالمین. تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک ہے سارے جہانوں کا اور فرماتا ہے۔ کلا بل ان علی قلوبھم ما کانو یکسبون. کوئی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھادی ہے اور فرماتا: ذلك بانهم امنو ثم كفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی کہ اب انھیں کچھ سمجھ نہ رہی۔ والعیاذباللہ تعالی.

نتیجہ: امام ابن حجر فرماتے ہیں اس واقعہ میں اولیاء کرام پر انکار سے کمال جھڑکنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خیانت نہیں جس میں ابن السقا پڑ گیا اللہ عزوجل کی پناہ ہم اللہ عزوجل سے اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم ﷺ کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان وکرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ و محنت سے امان بخشے نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاء کرام کے ساتھ عقیدت وادب رکھیں جہاں تک ہو ان پر نیک گمان کریں۔ فقیر کوئے قادری امید کرتا ہے کہ اتنے بیان میں اول انصاف کے لئے کفایت ہو اللہ عزوجل مسلمان بھائیوں کو اتباع حق وادب اولیاء کی توفیق دے اور ابن السقا جہنمی کے حال سے پناہ دے جس نے بزعم خود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حق نیاز مندی ادا کیا اور نتیجہ معاذاللہ وہ ہوا کہ سید کبیر

Marfat.com

کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اسارت ادب پر خاتمہ ہوا والعیاذ باللہ تعالی۔

اے برادر! 'مقتضائے محبت' اتباع و تصدیق ہے نہ کہ نزاع و تکذیب، سچا محبّ حضرت احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہ سے ارفع بتایا اور ان کا قدم اقدس اپنے سر مبارک پر لیا انھیں کو ارفع و اعظم مانے گا عبد الرزاق محدث شیعی تھا مگر حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالی عنھما کو حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہ سے افضل کہتا اس سے پوچھا جاتا تو جواب دیتا۔ کفی بی وزران احبہ ثم اخالفہ، یعنی امیر المومنین نے خود حضرات شیخین کو اپنے نفس کریم سے افضل بتایا ہے مجھے یہ گناہ بہت ہے کہ علی سے محبت رکھوں پھر ان کا خلاف کروں۔ واقعی تکذیب و مخالفت اگرچہ بزعم عقیدت و محبت ہو اعلی درجہ کی عداوت ہے والعیاذ باللہ تعالی۔

اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کا حسن ادب عطا فرمائے اور انھیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور انھی کے گروہ پاک میں اٹھائے۔ آمین۔ آمین۔ آمین

فائدہ: اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے یہ رسالہ طرد الافاعی ان لوگوں کے رد میں لکھا جنھوں نے ہندوستان میں شور مچایا کہ سید شیخ احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

تبصرہ اویسی غفر لہ: بعینہ آج کل بھی یہی اندھی عقیدت لوگوں کے سر پر ناچ رہی ہے۔ محض اپنے سلسلہ کو بزعم خویش افضل سمجھتے ہوئے اپنے سلسلہ اور تعلق کو برتر کہنے لگ گئے ہیں۔ بعض پاگل تو سیدنا مجدد الف ثانی کو حضور غوث

Marfat.com

اعظمؓ سے افضل کہنے لگے ہیں بعض حضور غریب نواز سیدنا اجمیریؒ کو بڑھا رہے ہیں۔ بعض احمق اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کو سیدنا مجدد الف ثانی حضرت امام ربانی پر فوقیت دینے لگے ہیں۔ اسی تعصب کا نتیجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ بھی مجدد اور یہ بھی مجدد تو پھر الف ثانی کی خصوصیت کیسی اور قیومیت کا دعویٰ کیوں وغیرہ وغیرہ۔ انہیں اپنے انجام کی بربادی کی پرواہ نہیں۔ حالانکہ اوپر مختصر سا مضمون اتمام حجت کے لئے عرض کیا اللہ ہدایت دے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ: حجتہ اللہ فی الہند سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی پر امام اہل سنت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کو بہت بڑا ناز ہے۔ آپ اخبار الاخیار شریف کے آخر میں لکھتے ہیں کہ کتاب اخبار الاخیار مکمل ہوئی لیکن حقیقۃً اس وقت پایہ تکمیل کو پہنچے گی جب کہ زبدۃ المقربین قطب الاقطاب مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے کچھ حالات تحریر کئے جائیں۔ مجھ (مصنف اخبار الاخیار شاہ عبدالحق محدث دہلوی) کو آخری عمر میں آپ سے نسبت ہوئی اس لیے اب مقدم ترین کاملین و سابق ترین واصلین الی اللہ کا تذکرہ اس کتاب کے آخر میں ہی زیادہ مناسب ہے اور اگر حقیقت پر نظر کی جائے تو اول و آخر سب ایک ہی چیز ہے میرا آپ سے رجوع ہونا ثقہ حضرات کی زبانی بھی مشہور بات ہے۔

مناقب از سیدنا باقی باللہ بزبان شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہما: امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی کے مرشد خود آپ کے مناقب میں فرماتے ہیں کہ دہلی آنے کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں آپ کی عالمگیر شہرت ہو گئی اور آپ کے آستانہ پر صاحبان علم و کمال کا مجمع رہنے لگا۔ مشائخ زمانہ آپ کے معتقد اور اکابر وقت آپ

Marfat.com

سے عاجزانہ طور پر ملتے تھے آپ کی وجہ سے تابنا سونا اور ذرے آفتاب کہلائے آپ کی بابرکت ذات اللہ تعالیٰ کی نشانی اور اس کی خاص نعمت ہے۔ علماء کرام صوفیائے عظام میں ایک ہزار سال جو نزاع و تکرار تھی وہ آپ نے صاف کرائی اور احادیث کے موافق ان دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد حدیث صلہ پر تبصرہ ہے جسے فقیر اویسی غفرلہ آگے مع تبصرہ و تحقیق عرض کریگا۔ اس سے قبل شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ سیدنا باقی باللہؒ کا قول سیدنا مجدد الف ثانی کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ شیخ احمد (مجدد الف ثانیؒ) ایسے آفتاب ہیں جن کے سایہ میں ہم جیسے ہزاروں تارے چھپے ہوئے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا فیصلہ : آپ شیخ احمد سرہندی سیدنا مجدد الف ثانیؒ وہ آفتاب تھے کہ جن سے منکرین کی آنکھیں چندھیاتی ہیں اور حاسدوں کے دل اندھے ہو جاتے ہیں یہ معارف و حقائق اور ہدایت وارشاد سنے اور دیکھے جارہے ہیں۔ اس ذات والا صفات کے ہیں جو علی علی کہتے تھے تو اب مجدد ہیں۔ سو سال والے مجدد نہیں بلکہ حضرت علیؓ سے ہزار سال کے بعد والے مجدد ہیں اور یہ فرق کوئی معمولی فرق نہیں بلکہ بہت بڑا فرق ہے۔ کاش تم لوگ اس سے واقفیت حاصل کرو۔

تبصرہ اویسی غفرلہ : جو جھگڑا دور حاضر میں بپا ہے اسے شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ صدیوں پہلے بیان فرما گئے ہیں۔ اس کے بعد پھر بھی کسی کو اختلاف ہے تو وہ اپنے خاتمہ کی خیر منائے۔

اظہار عقیدت : حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اخبار الاخیار میں اپنے متعلق لکھا ہے کہ فقیر عبدالحق (محدث دہلوی قدس سرہ) کو

Marfat.com

حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانیؒ) نے جو صفائی باطن عنایت فرمائی ہے وہ بے حد و بے شمار ہے۔

ازالہ وہم: بعض لوگ محض ذاتی عناد پر سیدنا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کی وہ تحریر اچھالتے ہیں جو آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زندگی میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھی تھی۔ حالانکہ اس تحریر سے آپ نے رجوع فرمالیا اور پہلے کی طرح ان کی آپس میں محبت و مودت رہی۔ چنانچہ خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں کہ عارضی طور پر شیخ محدث کو مجدد صاحب کے نظریات سے کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا انہوں نے مجدد صاحب کی تردید میں ایک رسالہ بھی لکھا تھا۔ بعد میں جب شیخ مجدد نے اپنے خیالات کی وضاحت کی ان کے متعلق سب شبہات دور ہو گئے۔

لطیفہ: مشہور ہے الاناء یترشح بمافیه، برتن سے وہی ظاہر ہوتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ یہ اختلاف جیسا تھا وہ رسالہ میں واضح ہے لیکن صدیق حسن بھوپالی اپنی گپ مارتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ شیخ (عبد الحق) را در تقلید مذہب تعصب بسیار بود و مجدد (الف ثانی) در اتباع سنت و رد بدعات طریقت و شریعت صلابت تمام۔ بایں رہ گذر اتفاق میان ہر دو صورت نمی بست (اتحاف صفحہ ۳۰۵)

تبصرہ اویسی غفرلہ: صدیق حسن بھوپالی نے اپنی من مانی لکھ ماری کہ شیخ عبد الحق تقلید میں متعصب تھے اور مجدد الف ثانی بدعات سے متنفر اس لیے ان کی آپس میں نہ بنی۔

ایک اور صاحب خلیق نظامی نے حیات عبد الحق کے حاشیہ پر لکھا کہ

Marfat.com

اخبار الاخیار کے آخر میں کچھ لوگوں نے شیخ مجدد کا ذکر بڑھا دیا ہے۔ جو بالکل بے محل ہے۔ (مطبع مجتبائی)

تبصرہ اویسی غفرلہ: بے محل کہنا عجیب امر ہے جب کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے جو اظہار عقیدت فرمایا ہے وہ حق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پھر آپ کی اولاد سیدنا مجدد الف ثانی کی اولاد سے وابستہ ہو گئی حالانکہ خود شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ابتداً نقشبندی ہونے کے باوجود ایسے قادری ہوئے کہ قادریت کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ناز ہے۔

لقب مجدد الف ثانی: جیسے غوث اعظم کا لقب سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو سجتا ہے ایسے ہی مجدد الف ثانی کا لقب سیدنا امام ربانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کو موزوں ہے۔ لیکن بعض بد قسمت دونوں بزرگوں کے لئے یہ دونوں لقب پڑھنا، کہنا گوارا نہیں کرتے یہ ان کی بد انجامی کا نتیجہ ہے۔ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے لقب کے لئے فقیر کا رسالہ ہے "غوث اعظم جیلانی کا لقب" ضرور پڑھیے۔

حضور مجدد الف ثانی کے لقب کے دلائل حاضر ہیں۔

۱۔ حضرت جلال اللہ والدین امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل فرمائی ہے۔

قال النبی ﷺ یکون فی امتی رجل یقال له صله ید خل الجنة بشفا عته کذا و کذا (جمع الجوامع) (جمع الجوامع کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ اہل دل کے لئے اتنا کافی ہے۔ نااہل کے لئے دفتر بھی ناکافی)۔

Marfat.com

ترجمہ : نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جسے صلہ کہا جائیگا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے مسلمان بہشت میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے اور اس حدیث شریف کو مندرجہ ذیل حضرات نے شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے لئے تسلیم کیا ہے۔

نمبر شمار	نام تصدیق کنندہ	حوالہ
۱۔	سیدنا باقی باللہ رضی اللہ عنہ	اخبار الاخیار
۲۔	امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانیؒ	مکتوبات جلد دوم نمبر ۲
۳۔	شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ	اخبار الاخیار
۴۔	حضرت علامہ عبد الحکیم سیالکوٹیؒ	دلائل التجدید

نوٹ: علامہ سیالکوٹی کے تبحر علمی کے نہ صرف علمائے ہند معترف تھے اور ہیں بلکہ علمائے عرب آپ کی تصانیف کو قیمتی جواہر سمجھ کر زیر مطالعہ رکھتے تھے اور تاحال ہندو مصر میں آپ کی تصانیف شائع ہو رہی ہیں اور مراکز علمی اور مدارس درس نظامی میں آپ مقبول عوام و خواص ہیں۔

حضرت علامہ عبد الحکیم سیالکوٹیؒ نے سب سے پہلے سیدنا مجدد الف ثانیؒ کو مجدد الف ثانی لکھا اور تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ دلائل التجدید تصنیف فرمایا واضح رہے کہ جمعہ کا دن ربیع الاول کی دسویں تاریخ تھی جب

Marfat.com

حضرت شیخ کو تجدید کا خلعت زیب تن ہوا" تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از مولانا توکلی مع اضافہ اویسی غفرلہ"

تبصرہ برائے حدیث صلہ : حدیث صلہ کے تحت حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی الاصابہ میں صلہ ابن شیم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

روی ابو نعیم فی الحلیته من طریق ابن المبارك عن عبدالرحمن بن یزید بن جا بر قال بلغناان النبی ﷺ قال یکون فی امتی رجل یقال له صلة یدخل الجنة بشفاعته کذا و کذا۔ (ترجمہ) "ابو نعیم نے حلیہ میں ابن المبارک کے طریق سے روایت کی عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر نے فرمایا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک مرد پیدا ہوگا جسے صلہ کہا جائیگا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے مسلمان بہشت میں داخل ہوں گے۔

تحقیق اویسی غفرلہ : ایسی روایات اگرچہ مبہم ہوتی ہیں لیکن قرائن سے جن بزرگوں کے لئے اُن کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ تو پھر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا واقعی وہ روایات انہی بزرگوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں ۔جس کے لئے قرائن ملے۔ مثلاً حدیث فارس سیدنا امام ابو حنیفہؓ کے لئے محمول کی گئی جس پر احناف کو یقین ہے کہ واقعی اس روایت میں سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مراد ہیں سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے لئے تو نام بھی بتا دیا گیا ہے۔ اگرچہ دوسری روایات میں ابو حنیفہؒ کا نام بھی بتایا گیا ہے لیکن ان روایات میں محدثین کو کلام ہے۔ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے لئے مندرجہ ذیل حدیث سے سلسلہ قادریہ کے بزرگوں نے اثبات کیا۔ ابو داؤد شریف میں ہے کہ

Marfat.com

قال علی و نظر الی ابنه الحسن ان ابنی هذا سید کما سماہ رسول اللہ ﷺ سیخرج من صلبه رجل یسمیٰ باسم نبیکم یشبه فی الخلق لا یشبه فی الخلق ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے صاجزادہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سیّد رکھا۔ اس کی پشت سے ایک جوان پیدا ہو گا جو تمہارے نبی علیہ السلام کا ہمنام ہو گا وہ آپ کی سیرت میں آپ کے مشابہ ہو گا صورت میں نہیں۔

فائدہ : اس حدیث میں جوان سے مراد تمام شارحین نے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو مراد لیا ہے۔ لیکن حضرت علامہ بحر العلوم لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایں حدیث اشارہ است از اولادے مولانا و سیدنا و مرشد نا سید ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی و الحسینی زاد اللّٰہ تعالیٰ شرفه که پیدا نمود و گر دایند قدم او بر رقاب کل ولی اللّٰہ ۔ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پیدا ہوں گے۔ جن کا قدم تمام اولیاء اللہ پر ہو گا (میلاد نامہ بحوالہ قیامت نامہ تصنیف بحر العلوم لکھنوی)۔

تبصرہ اویسی غفر لہ : ان کے علاوہ دیگر متعدد روایات مختلف بزرگوں کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں اختصار کے پیش نظر صاحب نظر کے لئے اتنا کافی ہے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ : سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی یونہی بشارت احادیث و روایات میں موجود ہے۔ ان کے قرائن سے بھی امام مہدی

Marfat.com

موعود رضی اللہ عنہ مراد لئے جائینگے اس لئے حدیث صلہ سے سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مراد ہوں تو کیا حرج ہے۔ہاں دل میں کوئی لاعلاج بیماری ہے تو اس کا کیا علاج۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجدد الف ثانی۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی : روضہ قیومیہ میں وارد ہے کہ یبعث رجل علیٰ عشر مائہ سنہ ھو نور عظیم اسمہ اسمی بین السلطانین الجابرین و ید خل الجنۃ الوفا (ترجمہ) : گیارھویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا وہ میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہو گا اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔

فائدہ : یہ حدیث سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی بشارت پر سو فیصد صادق آتی ہے۔ قطع النظر اس کی سند کے ، مشاہدہ اور واقعہ سے صحت سند خود بخود واضح ہو جاتی۔

حضور غوث اعظم جیلانیؒ کی بشارت : روضہ قیومیہ میں کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرما رہے تھے یکایک ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور القاء ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال کے بعد جب کہ عالم میں شرک وبدعت پھیل جائے گی ایک بزرگ ، وحید امت پیدا ہو گا وہ دنیا سے شرک والحاد کے نام کو نابود کر دے گا۔ دین محمدی کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہو گی اس کے صاجزادے اور خلفاء بارگاہ احدیت کے مقبول ہوں گے۔

انتباہ : یہ حوالہ جہاں نقشبندیوں کے لئے قابل صد فخر ہے وہاں کچھ متعصب

Marfat.com

نقشبندیوں کے لئے درس عبرت بھی ہے جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے گھٹاتے ہیں یا کم از کم انہیں انکا محسن نہیں مانتے حالانکہ حضور غوث اعظم ؓ نہ صرف سیدنا مجدد الف ثانی کے فیض رساں ہیں بلکہ سلسلہ نقشبندیہ کی نقشبندیت ہی حضور غوث اعظمؓ کی مرہون منت ہے تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ الفیوضا ت الغوثیہ علی سلسلة النقشبندیہ۔

درس عبرت: اسی طرح سلسلہ قادریہ کے حضرات بھی آنکھ کھولیں کہ تمہارے کسی پیر کو صرف حضور غوث اعظمؓ کی زیارت ہو جاتی ہے تو اسے سر پر اٹھالیتے ہو اور یہاں یہ لطف و کرم کہ خرقہ خاص بھیجا جارہا ہے کیا یہ کوئی معمولی اعزاز ہے حضور سرور عالم ﷺ خرقہ مبارک سیدنا اویس قرنیؓ کے لئے بھیجیں تو انکی شان و قدر عرش سے باتیں کرے اور حضور غوث اعظمؓ جس کے لئے جبہ بھیجیں انکی قدر و منزلت بھی ظاہر ہے

عارف جامی علیہ الرحمہ کی تصدیق: نفحات الانس میں مولانا جامی نے بھی شیخ کی سنہ وفات 600ھ تحریر کی ہے چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور 1000ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں۔

حضرت داؤد قیصری کا عجیب استدلال: حضرت داود قیصری شارح فصوص الحکم مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے چنانچہ الوالعزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال کا ہے اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوگا جو دین کی اصلاح اور درستی کرے گا۔

حضرت خلیل اللہ بدخشی کا الہام: مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا۔ سبحان اللہ سلسلہ خواجگان نقشبند میں ایک عزیز افضل ترین

Marfat.com

اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں ان سے شرف ملاقات نہ ہوسکنے کا مجھ کو افسوس ہو گا۔ انہوں نے ایک خط بطور عرض داشت آپ کے نام تحریر کیا اور اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمن بدخشی کو دیا جو 1022 ہجری میں آپ کے حضور پیش کیا گیا اس میں آپ سے دعا کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ان کے لئے دعا فرمائی اور کہا کی شیخ خلیل اللہ کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

سلسلہ چشتیہ وسہروردیہ کی تصدیق: حضرت شیخ سلیم چشتی اور نظام نارنولی اور شیخ عبداللہ سہروردی اکابر اولیاء ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بد دیانتی اور گمراہی کی شکایت کر کے ترقی اسلام کی دعا کے لئے خواستگار ہوا کرتے تھے یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہو گا وہ سب بددینی اور ضلالت کو دفع فرمائے گا۔ قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا (جواہر مجددیہ صفحہ ۲۴)۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد: سیدنا مجدد الف ثانی کے والد جناب مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمۃ کی بیعت کے وقت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے۔ بدعت و ضلالت دور ہو گی میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الہی گردانوں گا۔ (جواہر مجددیہ صفحہ ۲۴)۔

سیدنا مجدد الف ثانی کے والد گرامی: حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے خوک وبندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں ایک نور ان کے سینہ سے نکلا جس سے جہان روشن ہو گیا اور برق خاطف نے نکل کر سب درندوں کو جلا کر

Marfat.com

خاک سیاہ کر دیا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہے اس کے چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائکہ مودب کھڑے ہیں۔ ملحدوں زندیقوں ظالموں اور جابروں کو لا کر اس کے حضور پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں منادی ندا دے رہا ہے قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا. (ترجمہ: حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا بیشک باطل پامال ہونے والا ہے) آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی سے عرض کیا آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا کہ آپ کے گھر ایک فرزند گرامی افضل اولیاء امت پیدا ہو گا اس کے نور سے شرک وبدعت کی تاریکی دور ہو گی اور دین محمدی کو فروغ حاصل ہو گا۔

مجدد الف ثانیؒ کے کارنامے: ہر صدی کے مجددینؒ کے ادوار تاریخ میں مثبت کارنامے درج ہیں۔ ان کے کارناموں کے مقابلہ میں مجدد الف ثانی کے کارنامے خصوصیت اور اہمیت کے حامل ہیں۔ سب سے بڑھ کر دین الٰہی کا خاتمہ ہے۔ ایک نمونہ ملاخطہ ہو۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا محتاج بیان نہیں۔ دربار کا آداب سجدہ تھا اور بادشاہی کا مہر سجع جل جلالہ ما اکبر شانہ تھا۔ وزیر ابو الفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے تاکہ آپ اس پر عمل کریں اس کتاب میں یہ آیت (من گھڑت) تھی۔ یا ایها البشر لا تذبع البقرو ان تذبع البقر فما وك جهنم (ترجمہ) اے بشر گائے مت ذبح کر اور اگر ذبح کرو گے تو تمھارا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: دین الٰہی اگر کامیاب ہو جاتا تو آج اسلام کی یہ بہاریں نہ ہوتیں یہ بہاریں سیدنا مجدد الف ثانیؒ کی مرہون منت ہیں۔ بڑے بدبخت اور

Marfat.com

احسان فراموش ہیں وہ لوگ جو سیدنا مجدد الف ثانیؒ کے احسانات بھول کر ان پر تنقید کرتے اور ان کی تنقیص کے در پے ہیں۔ فقیر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ سے معزرت کے ساتھ کہتا ہے

پاگلو دین بچانے کا بھی احسان گیا۔

ضروری انکشاف : فقیر کا یہ موضوع نہیں کہ حضور مجدد الف ثانیؒ کے کارناموں کو تفصیلی طور پر عرض کرے صرف آپ کے لقب مجدد الف ثانی کی مناسبت سے عرض ہے کہ دور اکبر کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ اکبر بادشاہ نے دین الٰہی کو پروان چڑھانے کے لئے ہر طرف چوٹی کے علماء دانشور پال رکھے تھے فقیر ہر ایک کا تعارف کرائے تو کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی صرف ایک کا تعارف کرادوں تاکہ سیدنا مجدد الف ثانی کے مخالفین کا دماغ ٹھکانے لگے۔

علامہ فیضی کا تعارف : ابو الفضل، فیضی اور ملا مبارک جیسے درجنوں علماء اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کو پروان چڑھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے جیسا کہ پہلے ان کی تیار کردہ آیت (من گھڑت) فقیر نے نمونہ کے طور پر پیش کی ہے۔ یہ وہی کاروائی ہے۔ جو حضور نبی پاک ﷺ کے دور پاک میں مسیلمہ کذاب کیا کرتا تھا جعلی آیات گھڑ کر اہل عرب کو بھٹکاتا تھا مذکورہ بالا من گھڑت آیت پیش کرنے والا علامہ ابو الفضل فیضی کا بھائی ہے جو معمولی مولوی یا یادشاہی مسجد کا خطیب نہیں تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب علامہ فیضی نے عربی میں غیر منقوط تفسیر سواطع الالہام لکھ کر عرب شریف بھیجی تو اہل عرب حیران ہو گئے۔

سیدنا مجدد الف ثانیؒ کے دعاوی سے استدلال : اکبر کے دین الٰہی کو پروان

Marfat.com

چڑھانے والے لاؤ لشکر کا نمونہ پڑھ لیا تو ادھر مجدد الف ثانیؒ کا حال دیکھئے کہ تنہا میدان میں اترے ہیں مسلمانوں میں بعض بزرگوں نے ضرور تعاون کیا لیکن مخالفین حاسدین کا جم غفیر مجدد الف ثانیؒ کے مشن کو مٹانے کے درپے تھا۔ فہرست لکھوں تو آپ لوگ حیران ہو جائینگے۔ اس کی تفصیل تاریخ کے اوراق کے سپرد کرتے ہوئے عرض کروں کہ اس سخت میدان میں تنہا اترنے والے مجدد الف ثانیؒ کا یہ معمولی کارنامہ نہیں۔ اللہ اکبر ایک طرف ملحد اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کا لاؤ لشکر دوسری طرف حاسدین کی شرارت گویا اس وقت اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی طرح پڑھتے ہوں گے۔

اک طرف اعدائے دین ایک طرف حاسدین

بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

اسی لئے تسلیم کرنا پڑیگا کہ مجدد الف ثانیؒ کو غیبی طاقت نے بام عروج تک پہنچایا۔ چنانچہ آپ کے دعاوی مبارکہ سے واضح ہے کہ ایک طرف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی جملہ کاروائیاں منجانب اللہ تھیں دوسری طرف یہ ثابت ہوگا کہ آپ کا لقب مجدد الف ثانیؒ بھی منجانب اللہ ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ خود امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں کہ میں اپنی پیدائش سے مقصود جو کچھ سمجھتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حاصل ہو گیا اور مسئول ہزار سالہ قبول ہو گیا بہر حال 'حمد' خدا کے لئے جس نے مجھے دو سمندروں کو ملانے والا (صلہ) اور دو گروہوں میں صلح کرانے والا بنایا (مکتوبات دوم مکتوب نمبر ۲)۔ (نکتہ) بعض پشینگوئیاں صدیوں پہلے حضور سرور عالم ﷺ بیان فرماتے ہیں تو ان کا مصداق جب سامنے آتا ہے تو ہر ایک یقین کر لیتا ہے کہ ہاں حضور

Marfat.com

پاک علیہ نے یوں فرمایا تھا اسی لئے فلاں امر اسی کے مطابق ہوا۔ حدیث صلہ کی صحیح روایت صدیوں پہلے وارد ہوئی۔ اسی دوران بیشمار محبوبان خدا پیدا ہوئے کسی نے اس کا مصداق نہ خود بنایا نہ ان کے معتقد میں سے کسی بزرگ کے لئے منقول ہے ثابت ہوا کہ اس کا مصداق امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانیؒ ہیں۔ اسی لئے آپ نے اس کا دعوی بھی کیا جیسا کہ 'سلسلہ نقشبندیہ' سے وابستگان کو دیکھ لیجئے کہ چلتے پھرتے جنتی محسوس ہوتے ہیں۔ الحمد اللہ علی ذالک حضرت شیخ کے ارشاد میں دو سمندروں سے مراد شریعت و طریقت اور دو گروہوں سے مراد علما اور عظام صوفیہ کرام ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۔ سیدنا مجدد الف ثانیؒ نے جناب میر محمد نعمان کو یوں تحریر فرمایا۔

عین الیقین کی نسبت کیا کہوں تو کون سمجھے گا، یہ معارف ولایت کے احاطہ سے خارج ہیں ارباب ولایت مثل علمائے ظواہر کے ان کے سمجھنے میں عاجز اور ان کی دریافت میں قاصر ہیں۔ یہ علوم انوار نبوت کی مشکوۃ سے اقتباس کئے گئے ہیں (ارباب نبوت پر درود و سلام ہو) جو الف ثانیؒ (دوسرے ہزار) کی تجدید کے تتبع اور وارثت سے تازہ ہوئے ہیں اور تر و تازگی کے ساتھ ظہور میں آئے ہیں

ان علوم و معارف کا صاحب اس موجودہ الف کا مجدد ہے چنانچہ جو لوگ اس کے علوم و معارف کو دیکھتے ہیں جو ذات و صفات و افعال اور احوال و مواجید و تجلیات و ظہورات کے متعلق ہیں ان پر یہ امر پوشیدہ نہیں اور جانتے ہیں کہ یہ علوم و معارف علماء کے علوم اور اولیاء کے معارف سے پرے کے ہیں۔ بلکہ علماء و اولیاء کے علوم پوست ہیں اور یہ معارف اُس پوست کا مغز ہیں اللہ پاک ہادی ہے اور معلوم رہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد گزرا ہے لیکن صدی کا

Marfat.com

مجدد اور ہے اور الف (ہزار) کا مجدد اور۔ سو اور ہزار میں جتنا فرق ہے اتنا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کے مجددوں میں بھی فرق ہے۔ مجدد وہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں جو فیوض امتیوں کو پہنچتے ہیں خواہ وہ اس وقت کے اقطاب و اوتاد اور ابدال و نجباء ہوں اُسی کی وساطت سے پہنچتے ہیں۔ خاص کند بندہ مصلحت عام را خدا مصلحت عامہ کے لئے کسی بندے کو مخصوص کر دیتا ہے (مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۴)

ایک اور مکتوب میں (جو آپ نے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد صادق کے نام لکھا ہے) اپنی تجدید کی طرف یوں اشارہ کیا ہے۔

اے فرزند! اب وہ وقت ہے کہ پہلی امتوں میں ایسے وقت میں جو تاریکی سے پر ہے الوالعزم پیغمبر مبعوث ہوا کرتا تھا اور وہ نئی شریعت کو زندہ کیا کرتا تھا اس امت میں (جو خیر الامم ہے اور جس کے پیغمبر خاتم الرسل ہیں علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات) علمائے کرام کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کا مرتبہ دیا گیا ہے اور انبیاء کے وجود سے صرف علماء کے وجود پر اکتفا کیا گیا ہے اس لئے ہر صدی کے سرے پر اس امت کے علماء میں سے ایک مجدد متعین ہوتا ہے جو شریعت کو زندہ کرتا ہے۔ بالخصوص ہزار سال کے گزرنے کے بعد جو پہلی امتوں میں اولوالعزم پیغمبر کے مبعوث ہونے کا وقت تھا اور اس وقت ہر پیغمبر پر اکتفانہ کیا جاتا تھا ایسے وقت میں ایک عالم تام المعرفت درکار ہے جو پہلی امتوں کے اولوالعزم پیغمبروں کا قائم مقام ہو۔

فیض روح القدس ازباز فرماید
دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

Marfat.com

(ترجمہ) اگر روح القدس کا فیض پھر مدد فرمائے تو دوسرے بھی وہ کر دکھائیں جو حضرت مسیح کیا کرتے تھے۔

سیادت مآب میر محمد نعمان کو ایک مکتوب میں یوں لکھتے ہیں۔

اس امت کی آخریت کا آغاز جناب سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام کی وفات شریف سے دوسرے ہزار سال کے شروع سے ہے کیونکہ ہزار سال کے گزرنے کو تغییر امور میں بڑی خاصیت اور تبدیل اشیاء میں زبردست تاثیر ہے۔ چونکہ اس امت میں نسخ و تبدیل نہیں۔ اس لئے سابقین کی نسبت اسی تر و تازگی سے متاخرین میں جلوہ گر ہوئی ہے اور شریعت کی تائید اور ملت کی تجدید دوسرے ہزار میں کی گئی ہے۔ اس بات کے سچے گواہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان ہیں۔

فیض روح القدس از باز فرماید

دیگراں ہم بکنندہ آنچہ مسیحا می کرد

بھائی جان آج اکثر لوگوں پر ناگوار اور ان کی سمجھ سے دور ہے لیکن اگر وہ انصاف سے کام لیں اور ایک دوسرے کے علوم و معارف کا مقابلہ کریں۔ اور احوال کی صحت کو علوم شرعیہ کی کسوٹی سے پرکھیں اور دیکھیں کہ شریعت اور نبوت کی تعظیم و توقیر کس میں زیادہ ہے۔ تو شاید اس بات کو بعید سمجھنے سے باز آجائیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ فقیر نے اپنی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہے کہ کمالات ولایت کو کمالات نبوت سے کوئی نسبت نہیں۔ کاش دریائے محیط سے ایک قطرہ کی نسبت رکھیں۔ اس طرح کی باتیں بہت لکھی ہیں۔ خصوصاً اس مکتوب میں (دفتر اول مکتوب نمبر ۲۴۰)۔

Marfat.com

جو میں نے اپنے فرزند محمد صادق کے نام لکھا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں اس گفتگو سے مقصود حضرت حق سبحانہ کی نعمت کا اظہار اور اس طریقت کے طالبوں کی ترغیب ہے۔ نہ کہ دوسروں پر اپنے آپ کو فضلیت دینا۔ خدا جل و علا کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جو اپنے تیئں کافر فرنگ سے بہتر سمجھے چہ جائیکہ اکابر دین سے اپنے تیئں اچھا سمجھے۔

ولے چوں شه مرا برداشت ازخاك
سزد بگز رانم سر از افلاك
من آں خاکم که ابر نو بہاری
کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم
چو سوسن شکر لطفش کے توانم

(مکتوبات دفتر اول۔ مکتوب نمبر ۶۲)

<u>تبصرہ اویسی غفرلہ :</u> قطع نظر سابق دلائل کے حضور مجدد الف ثانی کا اتنا دعوی ہی اہل دل کے لئے دلیل کافی ہے اور یہ دعاوی قابل قبول بھی ہیں اگر ان کو ٹھکرایا جائے تو پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دعاوی کو بھی ٹھکرا دیں جو کہ آپ نے قصیدہ غوثیہ شریف اور دیگر قصائد مبارکہ میں فرمائے ہیں جنہیں اہل دل نے دل و جان سے مانا لیکن نہ مانا تو اعدائے غوث نے نہ مانا۔ فقیر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدہ بائیہ شریف کے چند اشعار پیش کرتا ہے۔

☆ قوم لهم فی کل مجد رتبةً
علوية و بكل جيش موكب

Marfat.com

وہ ایسے افراد ہیں کہ ہر عزت و شرف میں ان کا بلند مرتبہ ہے اور ہر جماعت میں انہیں امتیاز حاصل ہے۔

☆ انا بلبل الافراح املی دوجها
طر باو فی العلیاء باز اشهب

میں عندلیب مسرت ہوں کہ باغ طرب میں مستانہ وار چہچہا رہا ہوں اور عالم ملکوت کا باز اشہب ہوں (جو طاقت پرواز اور تیز رفتاری میں مشہور ہے)

☆ اضحت جیوش الحب تحت مشیتی
طوعا و مهما رمته لا یعزب

عشق و محبت کی تمام قوتیں اپنی خوشی سے میری مطیع ہو گئی ہیں اور جس وقت بھی میں اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس کو اپنے سے دور نہیں پاتا۔

☆ اصحبت لا املاً و لا امنیة
ارحو ولا موعودة اترقب

اب میں کسی بات کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ کسی مقرر وعدہ کا منتظر ہوں (یعنی میری خواہشات پوری ہو گئیں)۔

☆ مازلت ارتع نی میادین الرضی
حتی و هب مکانة لا توهب

میں رضا مندی اور قرب الٰہی کے سبزہ زاروں سے اول دن سے ہی مستفید ہوں اور اب مجھ کو وہ مقام عطا کر دیا گیا جو کسی کو نہیں دیا جاتا۔

☆ اضحی الزمان کحلة مرقومة
تزهو و نحن له الطرار المذاهب

Marfat.com

زمانہ اپنے عمدہ مزین اور منقش لباس پر ناز کر رہا ہے اور ہم ہی اس کے نقش و نگار کے جوہر حسن ہیں۔

☆ افلت شموس الاولین و شمسنا

ابدا علی فلک العلی لا تغرب

پہلے لوگوں کا سورج ڈوب چکا ہے۔ ہمارا سورج آسمان رفعت پر درخشاں ہے جو کبھی نہ ڈوبے گا۔ دیکھئے نہ صرف اشعار بلکہ نثر میں بھی بیشمار دعاوی ہیں جو بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر میں مرقوم ہیں بطور نمونہ ایک دعوی ملاحظہ ہو۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ سرور کائینات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آپ نے فرمایا۔ یا موسیٰ افی امتك رجل هذا۔ (اے موسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کی امت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔ نہیں اور حضور اکرم ﷺ نے مجھے خلعت پہنائی۔ (قلائد الجواہر صفحہ نمبر ۲۳)۔

اور نہ صرف ان دونوں بزرگوں کا یہ حال ہے تمام کامل ولی ایسے دعاوی تحدیث نعمت کے طور پر بیان فرماتے رہتے ہیں۔ تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر میں عرض کی ہے۔

چند ایک کے دعاوی یہاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت شیخ احمد البدوی نے فرمایا۔

انا الملثم سل عنی و عن هممی

Marfat.com

یتبیك عزمی بما ذا قلته بفمی

مذ کنت طفلا صغیراً نلت مرتبةً

و همتی قد علت عن سائر الهمم

انا السطوحی واسمی احمد البدوی

فجل الرجال امام القوم هی لحرم

سیدی محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا

فی کل عصر واحد یسموبه

انا الباقی العصر ذاك الواحد

حضرت سیدی عبدالغنی النابلسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

شمعتی اشرقت نبورك ربی

و علیها حواسدی کالفراش

کلما حا و لوا بان یطفئونی

احر قوابی فکانن امریی فاشیی

و اضائت بالحق انوار شمسی

فرا و نیی باعین الخفا شیی

افظن الکلاب اذ بختنی

ان تغیر هم یدنس شاشیی

نوٹ: ایسے دعاوی اولیائے امت سے بے شمار ہیں۔

(سوال): ایسے دعاوی کی اولیائے کرام کو کیا ضرورت تھی جب کہ انہیں تو تواضع وانکسار ضروری ہے۔

Marfat.com

(جواب) : تحدیث نعمت بھی تو ہے یہ تواضع وانکسار کے خلاف نہیں جب کہ اس کا حکم خداوندی بھی ہے اور سنت بھی جہاں حضور سرور عالم ﷺ نے تواضع اور انکسار کا اظہار فرمایا ہے وہاں تحدیث نعمت بھی فرمائی ہے۔ چند روایات حاضر ہیں۔

۱۔ انا اکرم ولد ادم عند ربی و لا فخر۔

(ترجمہ : "میں اپنے رب کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

انا اکرم الا ولین والا خرین ولا فخر۔

(ترجمہ " میں پہلی اور پچھلی تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا"۔)

۳۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اتانی جبرائیل علیه السلام فقا ل لی قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد و لم اربنی اب افضل من بنی هاشم۔ (ترجمہ :" میرے پاس جبرائیل امینؑ آئے انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے زمین کے مشرق ومغرب چھان ڈالے لیکن میں نے حضور ﷺ سے زیادہ فضلیت والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور کسی باپ کے بیٹے بنو ہاشم سے زیادہ فضلیت والے نہیں دیکھے")

ابن وہبؓ راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے حبیب : مجھ سے مانگ لیں ! میں نے عرض کیا اے پروردگار ! میں تجھ سے کیا مانگوں ؟ تو نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

سے بلاواسطہ کلام کیا، حضرت نوح کو برگزیدہ فرمایا، حضرت سلیمان کو وہ سلطنت دی کہ ان کے بعد کسی کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے حبیب! میں نے جو کچھ تمہیں دیا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تمہیں حوض کوثر دیا، تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ رکھا کہ آسمانوں میں پکارا جاتا ہے۔ تمہارے لئے اور تمہاری امت کے لئے زمین کو پاک کرنے والی بنایا (اس سے تیمّم کیا جاسکتا ہے) تمہارے طفیل تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے، تم لوگوں میں اس حال میں چلتے ہو کہ تمہارے طفیل گناہ بخش دیے گئے ہیں، یہ اعزاز و اکرام تم سے پہلے کسی کو نہیں دیا، تمہاری امت کے دل مصحف بنا دیئے کہ وہ قرآن پاک یاد کرتے ہیں، تمہارے لئے میں نے شفاعت محفوظ رکھی، تمہارے سوا کسی پیغمبر کے لئے شفاعت محفوظ نہیں رکھی"

۴۔ طویل حدیث میں ہے کہ فرشتوں نے حضور ﷺ کو کہا:

ما اکرمك علی اللہ ان اللہ معك ملا ئكتہ'

(ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کتنی عزت ہے تحقیق اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے")

۵۔ شفا شریف میں ابو محمد مکی اور ابو اللیث سمرقندی سے منقول ہے۔

"حضرت آدمؑ نے اپنی لغزش کے بعد کہا اے اللہ! محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل میری لغزش معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے فرمایا تم نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو کہاں سے پہچانا؟ آدمؑ نے کہا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا۔

Marfat.com

ایک روایت میں ہے محمد عبدی و رسولی (محمد ﷺ میرے بندے اور رسول ہیں) اس سے میں نے جانا کہ وہ تیرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی توبہ قبول کی اور ان کی لغزش معاف فرما دی۔ اس کلام کے قائل کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ارشاد فتلقی ادم من ربه کلمات فتاب علیه (آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی) کا یہی مطلب ہے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا اے پروردگار! جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے سر اٹھایا، دیکھا کہ عرش مجید پر لکھا ہوا تھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پس میں نے جان لیا کہ تیرے نزدیک کسی کا مقام اس ذات کریم سے بلند نہیں ہے جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جمع کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی طرف وحی نازل فرمائی کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم محمد ﷺ تمہاری اولاد میں سے آخری پیغمبر ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں بھی پیدا نہ فرماتا۔

یعنی روایات میں ہے کہ آدمؑ کی کنیت ابو محمد تھی ایک روایت میں ہے۔ ان کی کنیت بوالبشر تھی یعنی حضرت آدمؑ کی کنیت میں باپ ہونے کی نسبت حضور ﷺ کے سوا کسی طرف نہ تھی۔

شریح بن یونس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر گشت لگاتے ہیں اور اس گھر کی کثرت سے زیارت کرتے ہیں۔ جس میں احمد نام والا کوئی شخص ہو۔ یہ فرشتوں کی طرف سے تعظیم ہے حضور ﷺ کی۔ قاضی ابن قانع، ابو احمر سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے دیکھا عرش پر لکھا ہوا تھا لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ۔

Marfat.com

۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے

انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسول اللہ لا اعذب من قالھا۔

(ترجمہ "بے شک میں خدا ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، اس کلمہ کے کہنے والے کو میں عذاب نہیں دونگا"۔)

امام جعفر صادقؒ اپنے والد ماجد محمد باقرؒ سے راوی ہیں کہ قیامت کے دن ایک ندا کرنے والا کہے گا کہ " جس کا نام محمد ہے اُٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے، یہ نبی اکرم ﷺ کے نام پاک کی تعظیم ہو گی"

۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث معراج میں حضور ﷺ کی انبیاء کرامؑ سے ملاقات کا ذکر کیا ہے اور حضور ﷺ کی گفتگو بیان کی ہے، فرماتے ہیں:

ان محمداً اثنی علی ربہ۔

(ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کی تعریف کی")

فقال کلکم اثنی علی ربہ و انا اُثنی علی ربی -

(ترجمہ: "حضور نے فرمایا تم میں ہر ایک نے اپنے رب کی تعریف کی، اب میں اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں"۔)

الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین و کا فتہ للناس اجمعین بشیراً و نذیراً ۔(ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام انسانوں کے لئے خوشخبری اور ڈر سنانیوالا بنا کر بھیجا"

و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شی۔

ترجمہ: "مجھے پر قرآن پاک اتارا جس میں ہر شے کا بیان ہے "

Marfat.com

و جعل امتی امة وسطا۔

ترجمہ :"اور میری امت کو بہترین امت بنایا"

و جعل امتی هما لا ولون و هم الاخرون۔

ترجمہ :"اور میری امت کو (جنت میں داخل ہونے میں) پہلی امت اور وجود کے اعتبار سے آخری امت بنایا"

و شرح لی صدری وو ضع عنی وزری۔

ترجمہ :"اور میرے دل کو علوم و حکم کے لئے کھول دیا اور میرے لئے تبلیغ ورسالت کا بوجھ آسان فرمادیا"

ورفع ذکری و جعلنی فاتحا و خاتماً۔

ترجمہ :"اور میرا ذکر بلند فرمایا مجھے تمام اولین و آخرین میں فاتح (اول) اور تمام انبیاء مرسلین کا خاتم بنایا"

فقال ابراهیم علیه السلام بهذا افضلکم محمد ﷺ۔

ترجمہ :" حضرت ابراھیمؑ نے فرمایا اے انبیاء !اسی لئے محمد ﷺ تم سے افضل ہوئے ہیں۔

۸۔ یہ بھی احادیث میں وارد ہے :

فقال له رب تعالیٰ قد اتخذتك حبیباً فهو مکتوب فی التوراة محمد حبیب الرحمن۔(ترجمہ :"اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے تمہیں محبوب بنالیا، توراۃ میں لکھا ہے محمد ﷺ اللہ تعالےٰ کے محبوب ہیں")

وارسلنك الی الناس کافة و جعلت امتك هم الاولون و الاخرون۔(ترجمہ :" ہم نے تمہیں تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور

Marfat.com

تمہاری امت کو سعادت میں پہلی اور وجود میں آخری امت بنایا۔)

وجلعت امتك لايجوز لهم خطبة حتى يشهدوا انك عبدى و رسولى ۔(ترجمہ : " اور آپ کی امت پر لازم کیا کہ ان کے لئے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک یہ گواہی نہ دیں کہ آپ میرے عبد خاص اور رسول ہیں ")

وجعلتك اول النبيين خلقا فاخرهم بعثاً ۔(ترجمہ : "اور میں نے تمہیں خلقت میں سب سے پہلے اور بعثت میں سب سے آخر بنایا")

و اعطيتك سبعاً من المثانى و القرآن العظيم۔(ترجمہ : " اور میں نے تمہیں سبع مثانی اور قرآن عطا فرمایا")

آخری اور حتمی فیصلہ: حضور مجدد الف ثانیؒ نے جب سے یہ دعوی فرمایا تا حال جملہ مشائخ عظام اور علمائے کرام یہاں تک اولیائے کرام کے مخالفین بھی آپ کے اس لقب کو تسلیم کرتے چلے آئے اگر اس کو اجماع امت سے تعبیر کیا جائے تو حق ہے ظاہر ہے کہ جو اجماع سے بھاگتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حدیث پاک ہے۔

من شذ شذ فى النار

اگر کسی کو دوزخ میں چھلانگ لگانے کا شوق ہے۔ بیشک شوق پورا کرے لیکن اسے یاد رکھنا چاہئیے کہ سورج پر تھوکنے سے اپنا ہی چہرہ خراب ہوتا ہے۔ سورج کا کچھ نہیں بگڑتا اس طرح سیدنا مجدد الف ثانیؒ کی شان میں کمی نہیں ہوگی بلکہ ان کے کمالات کے چرچے تو عرب و عجم میں ہیں اور تا قیامت ان کی شان کے ڈنکے بجتے رہیں گے۔

Marfat.com

سوالات وجوابات:

بعض رضوی حضرات نامعلوم کس وجہ سے بدقسمتی کا شکار ہیں وہ امام احمد رضا کو حضور مجدد الف ثانی کے خلاف سمجھ کر مختلف عنوانات سے سوالات کرتے ہیں علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم۔اے (مدظلہ) ان کے سوالات کے جوابات لکھتے ہیں۔ فقیر انہیں مختلف سرخیوں کے ساتھ معرض تحریر میں لاتا ہے۔

وہ یہ کہ ان دورنگ ملاؤں نے جہاں اعلیٰ حضرت امام رضا بریلوی علیہ الرحمۃ پہ "مشرکانہ عقائدو نظریات" پھیلانے کا الزام لگایا وہاں ان کے خلاف یہ مہم بھی شروع کی کہ وہ اکابر امت، خصوصاً امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی، الشاہ ولی اللہ دہلوی اور الشاہ عبدالعزیز دہلوی علیہم الرحمہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ اس مہم کے اثرات آج بھی موجود ہیں کہ ہمارے بعض نقشبندی حضرات اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کو عقیدت واحترام کی نظر سے نہیں دیکھتے، شاید وہ اسی غلط فہمی کا شکار ہیں، دراصل اس غلط فہمی کو ہمارے کچھ نادان دوست بھی ہوا دیتے ہیں۔ راقم الحروف نے بھی کئی "غالی قسم کے رضویوں" کو دیکھا ہے جو امام ربانی کے افکار واسرار پہ "سکر" کا فتوی عاید کرتے ہیں۔ یا برملا اعلیٰ حضرت بریلوی کی تفضیل کے قائل ہیں بلکہ زبردستی اوروں کو بھی قائل کرتے ہیں، کئی ان کو ہزار سال کا مجدد بھی نہیں مانتے کہ شاید اس طرح ان کے نزدیک اعلیٰ حضرت بریلوی کی مجددیت میں فرق آتا ہے۔ گویا دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ اہل تحقیق پہ روشن ہوگا کہ اس غلط فہمی کو پھیلانے والی مہم کا خود اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے خوب جواب دیا ہے۔

Marfat.com

امام احمد رضا کا بیان : فرماتے ہیں ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کے فتوی تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں، اسمعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا۔۔۔ پھر جن کی احیا اور بڑی ہوتی ہے وہ اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا اور مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب کو کہہ دیا، یا پھر جو پورے ہی حد حیا سے گزر گئے وہ یہاں تک پڑھتے ہیں عیاذ اباللہ عیاذ اباللہ، حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا۔ (حسام الحرمین صفحہ نمبر ۴۲) اس غلط فہمی کے ازالے کے لئے آپ نے مولانا شاہ محمد حسن الہ آبادی کے استفسار پر ایک رسالہ "انجاء البری عن وسواس المفتری" بھی تحریر فرمایا۔

فائدہ : میرا خیال ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے ہی دلوں کا غبار دور ہو جانا چاہئیے، مزید تسلی و تشفی کے لئے مکتوبات رضا سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں، آپ نے مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوہ العلماء کو لکھا۔

"بالفضل آپ جیسے صوفی صافی منش کو حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس عین ہدایت کے امتثال کی امید رکھتا ہوں، حضرت ممدوح اپنے مکتوبات شریفہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافر است (یعنی سو

Marfat.com

علانیہ کافروں سے ایک بدعتی زیادہ مہلک وخطرناک ہے) مولانا انصاف آپ یا زید یا اور اراکین مصلحت دین و مذہب زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخ مجدد مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے امید نہیں کہ اس ارشاد ہدایت بنیاد کو معاذ اللہ لغو و باطل جانئے اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانئے، جس سے ظاہر کہ کافروں کے بارہ میں فلا تقعد بعدالذکر مع القوم الظالمین کا حکم ایک حصہ ہے تو بد مذہبوں کے باب میں سو حصے سے بھی زیادہ خطرناک ہے (مکتوبات احمد رضا صفحہ ۹۰۔۹۱)

فائدہ: خدارا غور کیجئے اب بھی کوئی حق آشنا یہ جسارت کر سکتا ہے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کو معیار حق نہیں مانتے۔ اللہ اللہ وہ تو آپ کے غیرت مند کردار کو اپنے حلقہ احباب میں بطور مثال پیش کرتے تھے اسی طرح وہ دوسرے اکابر امت کے ساتھ امام ربانی کے تبحر علمی کا اعتراف کرتے ہیں۔

"بے شک اس مہر سپر اصطفا ماہ منیر اجتبا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ و جہابذ فضلا مثل حافظ رزین، محدث و علامہ ابن سبع صاحب شفاالصدور۔۔۔ جناب مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی، شیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی وغیرہم اجلا فاضلین و مقتدایان کہ آج کل مدعیان خام کار کو ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں خلفا عن سلف دائما اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے نفی الفی (رسائل رضویہ لاہور صفحہ ۵۲)

فائدہ: ان عبارات سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ امام ربانی

Marfat.com

سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے زبردست مداح تھے آپ کے علم و فضل و فکر اور شان و عظمت کا اعتراف کرتے تھے آپ کو مجدد الف ثانی یعنی ہزار سال کا مجدد لکھتے تھے، آپ کے سلسلے کے اکابر وقت سے ان کا تعلق قائم تھا اس حقیقت کے باوجود کسی کو ان کے بارے میں بد گمانی ہے تو میرے خیال میں کوئی اچھی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اجتنبوا کثیرا من الظن بہت سی بد گمانیوں سے بچو پھر یہ بد گمانی کسی بزرگ کے بارے میں ہو تو یقیناً ایمان کا بیڑا غرق کر دیتی ہے۔ بقول رومی ؎

چوں کنی بابے حسد مکر و حسد
زاں حسد دل راسیا ہیہا رسد
چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

سوال: بعض حضرات کا خیال ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نام گرامی کے ساتھ 'رحمۃ اللہ علیہ' نہیں لکھتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دل و دماغ حضرت مجدد قدس سرہ کی محبت و عقیدت سے سرشار نہیں تھا۔

جواب: اس وہم کا جواب میں ایک ممتاز عالم دین مولانا غلام رسول گل فیصل آبادی کی تحریر سے دیتا ہوں مولانا لکھتے ہیں۔ چند دنوں کی بات ہے کہ میرے ایک عزیز نے مجھے اس شبہ میں ڈال دیا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلی نے حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ "ضال" تحریر کیا اور ان کے دل میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بد ظنی بھی رہی ہے

Marfat.com

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کسی بھی کتاب میں آپ کو "رحمۃ اللہ علیہ" تحریر نہیں فرمایا۔ چنانچہ فقیر نے مجدد مائتہ حاضرہؒ کی تصانیف کا مطالعہ شروع کر دیا اور ادھر مولانا حضرت حافظ احسان الحق صاحب سے گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت موصوف نے کچھ اس طرح مسائل شرعیہ بیان فرمائے کہ تمام شبہات قلب سے محو ہو گئے۔ مثلاً حضرت موصوف نے فرمایا کہ مولانا کسی بھی مقبول بارگاہ الٰہی کے لئے رحمۃ اللہ علیہ کہنا ضروری نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمہ کو اپنی کتب میں متعدد جگہ امام ربانی مجدد الف ثانی تحریر کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت کا آپ کو فقط " امام ربانی مجدد الف ثانی "ہی تحریر فرما دینا بنسبت "رحمۃ اللہ علیہ" نہ تحریر کرنے کے کافی ہے۔ ویسے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے مجدد صاحب علیہ الرحمہ کو 'علیہ الرحمہ' ہی نہیں تحریر کیا بلکہ ان کی شان میں ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا تھا جو طبع نہیں ہو سکا مثلاً ایک شخص اعلیٰ حضرت کو مجدد مائتہ حاضرہ مانتا ہے تحریر کرتا ہے مگر رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھتا تو وہ شخص کافر یا بے دین نہیں ہے۔ فقیر نے مطالعہ کرتے کرتے جب 'حسام الحرمین' کی تمہید کا مطالعہ شروع کیا تو اس میں اعلیٰ حضرت کی ایک ایسی عبارت ملی کہ جس کو پڑھ کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے آپ اس چال کے متعلق رقمطراز ہیں کہ 'ناچار عوام المسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں' ------

<u>فائدہ:</u> حسام الحرمین کی مذکورہ عبارت ابتداء میں نقل کر چکا ہوں اس عبارت میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے امام ربانی قدس سرہ کے نام گرامی کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" کا اہتمام کیا ہے۔ مکتوبات رضا کی عبارت میں بھی اہتمام

Marfat.com

دیکھا جا سکتا ہے باقی رہ گیا اس کو فرض و واجب سمجھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنے والے پر بغض و عناد کا الزام لگانا سراسر زیادتی ہے۔ چلو مانا کہ اعلیٰ حضرت کو امام ربانی سے "بیر" تھا اس لئے وہ ان کے نام گرامی کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" نہیں لکھتے تو کیا دوسرے بہت سے بزرگوں سے بھی انہیں شکایت تھی، کہ بہت سے مقامات پہ ان کے اسماء کے ساتھ "رحمتہ اللہ علیہ" نہیں لکھتے **کما لا یخفی علی اھل البصیرۃ و المطالعۃ**، اس طرح کی معمولی باتوں پر اتحاد و اتفاق خلوص و محبت ، حسن ظن اور پاکیزگی قلب جیسی دولتوں کو قربان کرنا شیوہ مومن نہیں۔ مولانا فصیل آبادی نے آگے چل کر بہت اچھا لکھا ہے۔ "فقیر احباب اہل سنت بالخصوص تمام یاران طریقت کی آگاہی کے لئے یہ تحریر کرتا ہے کہ یہ چال دیوبند کی ہے اب جبکہ شب و روز کی تبلیغ سے پھر اس کے بعد پیری مریدی سے بھی دیوبندیت پھلتی پھولتی نظر نہ آئی تو باہمی منافرت کا بیج ڈال دیا۔ میرے اہل سنت بھائیو! آپ تمام سے یہ گذارش ہے کہ ان دیوبندوں کی اس مذموم کوشش سے بچو اور اس سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ ہر جگہ عرس مجدد دین شروع کر دیں، قادری رضوی حضرات جہاں عرس امام اہل سنت منائیں وہاں عرس امام ربانی ضرور منائیں۔ نقشبندی مجددی حضرات کو چاہیے کہ وہ جہاں عرس امام ربانی منائیں وہاں عرس امام اہل سنت ضرور منائیں اس طرح دونوں بزرگوں کی تعلیمات عام ہوں گی، باہم منافرت و کشیدگی جو اس مذموم تحریک سے متعدد جگہ پیدا ہو چکی ہے ختم ہو کر تمام اہل سنت میں اتحاد و اتفاق کی لہر دوڑ جائے گی" (الدر ثمین ص ۱۰۵)

Marfat.com

دو شعروں کا مفہوم:

کچھ دوستوں کا خیال ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے درج ذیل شعروں میں امام ربانی پر تنقید کی ہے بلکہ ان پر گمراہی کا فتوی لگایا ہے۔

آنکہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
وانکہ ایں فرمود وحق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول آنچہ تخصیصات بیجا کردہ اند
از "زلل" یا از "ضلالت" پاک از اں بہتاں توئی

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے پہلے شعر میں حضور غوث اعظمؓ کے مشہور ارشاد قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور دوسرے شعر میں ان دو گروہوں کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے جو حضور غوث اعظمؓ کے اس ارشاد کو اولیائے وقت تک محدود سمجھتے ہیں۔ ان دو گروہوں میں ایک گروہ وہ ہے جو حضور غوث اعظم کی محبت و عقیدت سے سرشار ہے مگر یہ ارشاد سمجھنے میں اس سے لغزش ہو گئی۔ دوسرا گروہ گمراہ افراد پر مشتمل ہے جو اپنی گمراہی کی وجہ سے یہ ارشاد نہ سمجھ سکا "زلل" اور "ضلالت کا فرق اہل علم پہ خوب روشن ہو گا۔ اس تشریح میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ پر یہ الزام لگانا کہ انہوں نے امام ربانی قدس سرہ کو گمراہ کہا ہے۔ بہت زیادتی کی بات ہے۔ اولاً انہوں نے شعروں میں کونسا امام ربانی کا نام لیا ہے؟ ثانیاً اگر ان کے ذہن میں امام ربانی کا نام ہے بھی جسکا معترضین شاید اپنی "نگاہ کشف" سے مشاہدہ کر رہے ہیں تو یقیناً وہ امام ربانی کو "اہل ضلالت" میں شمار نہیں کرتے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک گمراہ شخص کو امام ربانی، مجدد الف ثانی کے

Marfat.com

القاب سے یاد کریں اور اس کے حوالے اپنی تائید میں پیش کر کے اوروں پر حجت تمام کریں، بلکہ اس کے قول کو "ارشاد ہدایت بنیاد" کہہ کر دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ربانی کو اجتہادی لغزش والوں میں شمار کرتے ہوں، کیونکہ امام ربانی نے غوث اعظمؒ کے مذکورہ ارشاد کے بارے میں لکھا ہے۔

" با یددا نست کہ ایں حکم مخصوص با ولیائے آر وقت است ، او لیائے ما تقدم و ما تا خر ازیں حکم خارج اند "

(مکتوب ۲۹۳ دفتر اول)

جبکہ فاضل بریلوی غوث اعظمؒ کی محبت اور اپنی تحقیق کی وجہ سے اس ارشاد کو اولیائے وقت تک محدود نہیں سمجھتے، اور یاد رہے کہ اگر کوئی محقق مخلص اپنی تحقیق واخلاص کی بنیاد پہ کسی بزرگ کے قول کو خطاو لغزش پر مبنی کہہ دے تو اسے گستاخی نہیں کہنا چاہیے، آخر حضرت مجددؒ نے بھی تو بعض بزرگ حضرات مثلاً جنید و بایزید، شہاب الدین سہروردی، ابن عربی، فرید و جامیؒ کی تمام تر عظمتوں کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی بعض باتوں کو "سکریہ" قرار دیا ہے، بلکہ بعض حضرات صحابہ علیہم الرضوان کے بارے میں تمام علمائے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ان سے خطائے اجتہادی کا ظہور ہوا ہے، کیا اس عقیدے کی بنا پر ان تمام علمائے اہل سنت کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا؟ نیز قرآن نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ذلت (جسکی جمع ذلل ہے) کا لفظ استعمال کیا ہے اسکو کیا کہا جائے گا؟ چلو معترضین کے نزدیک اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ، امام ربانی قدس سرہ کو پسند نہیں کرتے، تو کیا وہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو بھی پسند نہیں کرتے

Marfat.com

کیونکہ شیخ دہلوی نے بھی "فتوح الغیب" فارسی کے دیباچہ میں غوث اعظمؓ کا مذکور ارشاد "اولیائے وقت" کے ساتھ مخصوص لکھا ہے اور شیخ الشیوخ سہروردیؒ کو گمراہ کہتے ہوں گے جنہوں نے اس ارشاد کو کلمات سکر یہ کہا ہے (لیکن یہ سکر ایک قسم ہے جو استغراق کے معنی میں ہے تحقیق کے لئے دیکھے اویسی غفرلہ کی کتاب تحقیق الاکابر)۔

سب جانتے ہیں کہ شیخ دہلوی اور جناب سہروردی جیسے بزرگوں کو اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے بڑے القاب واکرام سے یاد کیا ہے تو یہی کہنا پڑے گا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے نزدیک شیخ دہلوی، جناب سہروردی جیسے بزرگ حضور غوث اعظمؓ کے اس ارشاد کو اولیائے وقت تک مخصوص کر کے گمراہ نہیں ہوئے ان سے فکری لغزش ہو گئی۔ اسی طرح امام ربانی گمراہ نہیں ہوئے (نہ انکو حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے گمراہ کہا) بس ان سے فکری لغزش ہو گئی اور لغزش عناد کی وجہ سے نہیں تھی، اجتہاد کی وجہ سے تھی۔ اتنی معمولی سے بات پر اتحاد واتفاق جیسی اہم ضرورت کو پارہ پارہ کرنا کہاں کا انصاف ہے (مجدد الف ثانی اور اعلی حضرت امام بریلوی)۔

گذارش اویسی غفرلہ: جناب غلام مصطفیٰ مجددی ایم۔ اے کی اس تحریر پر کاش کوئی صاحب دل غور وفکر کر کے سلاسل طیبہ کے وابستگان کو متفق و متحد بنا دے۔ مجھے علامہ الحاج پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کے ساتھ سو فیصد اتفاق ہے جو آپ نے تصنیف حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت وقیومیت حصہ اول کے اختتام پر درد بھرے انداز میں تحریر فرمایا۔

آخری بات: آخر میں پھر اسی بات کو دہراتا ہوں جو وقت کے تقاضے کے بارے

Marfat.com

میں عرض کر آیا ہوں۔ اب ہمیں باہم زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی و یکجہتی کی فضا پیدا کرنی چاہیئے اور جن بزرگوں نے زندگی اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و صیانت کے لئے وقف کر دی تھی۔ جنھوں نے جو کچھ کیا اپنی عظمت منوانے کے لئے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے کیا ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اسلام اور اہل سنت کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہونا چاہیئے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری، حضرت غوث الوری شہنشاہ بغداد، حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند، حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری، حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہم، حضرت سیدنا مجدد الف ثانی، آفتاب ولایت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی، خواجہ خواجگان حضرت شمس الدین سیالوی، قیوم زمانی حضور شہنشاہ لاثانی علی پوری، حضرت امیر ملت علی پوری، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری، آفتاب چشت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور پھر تمام بزرگان دین کے نقیب اور ترجمان اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدست اسرار ھم سب ایک ہیں ان میں تفریق نہیں، یہ سب مقبول بارگاہ خدا و مصطفٰے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی بغض رکھنے والا ان سب کا بلکہ خدا اور رسول کا دشمن ہے خواہ بظاہر نقشبندی، مجددی، قادری، رضوی وغیرہ کہلائے یا کچھ اور حدیث قدسی کی یہ وعید کہ اللہ جل مجدہ فرماتا ہے۔

من عادیٰ ولیا فقد اذنته بالحرب (ترجمہ: جو میرے کسی ولی کا دشمن ہوا، سو اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں بالکل ظاہر ہے اور کسی بھی ولی کے ساتھ بغض رکھنے والا اس کی زد میں ہے) (بخاری شریف)۔ لی

Marfat.com

<u>اویسی غفر لہ کی ایک تجویز ایک مشورہ</u> : مکدر فضا کو شفاف بنانے کا طریقہ حضرت مصلح الدین شیخ سعدی رحمہ اللہ صدیوں پہلے بتا گئے ہیں ؎ تو مرا حاجی بگومن ترا حاجی بگویم (ترجمہ : تو مجھے حاجی کہہ میں تجھے حاجی کہوں) یعنی تو میرے عیوب سے صرف نظر کر کے میری اچھائیاں بیان کریں تیری اچھائیاں بیان کروں۔

اگر اس پند سود مند پر ہر سنی۔ صوفی عمل کر لے تو تھوڑے سے عرصہ میں ہم اسلاف کی یادگار بن سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ہمیں حفظ و امان میں رکھے کہ ہمارے اکثر کا حال یہ ہے کہ کسی کی خوبیاں بیان کرنا تو زہے نصیب، عیوب بیان کرنے کا یہ حال ہے کہ کسی غریب میں عیب نہ بھی ہو تو تب بھی اپنی طرف سے گھڑ کر اسے نیچا دکھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے پہلے یہ مرض عام مولویت میں تھا اب سلاسل طیبہ کے اکابر اس پالیسی کی زد میں ہیں۔

فقیر ذیل کی تین شخصیتوں کو تحسین و آفرین کا نذرانہ عقیدت بلکہ دعاؤں کے تحائف پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نقشبندی ہونے کے باوجود امام احمد رضا فاضل بریلوی قادری کے متعلق لکھا اور خوب لکھا۔

وہ تین شخصیات یہ ہیں مسعود ملت حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ نے سو سے زیادہ کتب اور مقالہ جات محض اعلیحضرت کی شان و عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے تحریر فرمائے۔ بقول علامہ آسی صاحب انصاف سے دیکھیں تو فاضل بریلوی کے بارے میں اتنا عظیم کام کسی رضوی نے بھی نہیں کیا۔ کالجوں، یونیورسٹیوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں آپ کو متعارف کرنے کا جو اہتمام پروفیسر صاحب موصوف کے ذریعے ہوا ہے۔ ایسی سعادت اور کس کو ملی ہے۔

Marfat.com

مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مجددی (مرحوم) نے جس شاندار طریقے سے اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمہ کا دفاع کیا ہے انہیں کا حصہ ہے پروفیسر علامہ آسی صاحب فرماتے ہیں کہ خود اس فقیر کی دو کتابیں، انوار لاثانی اور حضور نقش لاثانی کا مذہبی تعامل بھی اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں کہ مجددی حضرات کو اعلیحضرت سے کتنا پیار ہے۔

نہ صرف امام احمد رضا فاضل بریلوی بلکہ شہنشاہ بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق بے شمار نقشبندی و چشتی و سہروردی حضرات کی تصانیف جلیلہ اور ضخیم کتابیں موجود ہیں اس کے برعکس قادری حضرات اس معاملہ میں بہت کم ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ فقیر نے الحمد اللہ اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں مارا ہے لیکن وہ بھی کالعدم۔ اللہ تعالیٰ علامہ آسی صاحب کو خوش رکھے کہ انہوں نے فقیر کی اس تصنیف کی اشاعت کا وعدہ فرمایا ہے اگر کوئی نقشبندی بزرگ ہمت کرے تو فقیر نے اس موضوع پر بہت بڑا مواد جمع کر رکھا ہے۔ مثلاً اہل اسلام پر نقشبندیت کا احسان، سلسلہ اویسہ سلسلہ نقشبندیہ میں، بہر حال اہل سلسلہ دوسرے سلاسل کے بارے میں اور ایسے ہر سنی اعلیٰ ادنیٰ اپنے دوسرے سنی بھائی کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو پھر دیکھئے تھوڑے سے عرصہ میں دین اسلام اور مسلک حق اہلسنت کی کیسی سہانی بہار نمودار ہوتی ہے اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم اپنی زبان اور طرز ادا پر کنٹرول کیجئے کہ کسی کو آپ کی طرف سے اذیت اور دل آزاری نہ ہو۔ اسی لئے حضرت مصلح الدین شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا ؎ قوت نیکی نداری بدمکن۔

(ترجمہ: نیکی کی قوت نہیں تو کسی سے برائی نہ کر)۔

Marfat.com

سوال: حدیث پاک میں صرف مجددِ مائۃ کی تصریح ہے مجدد الف ثانی کی نہیں ہے۔

جواب: (نمبر۱): اس سے معترض کا سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت کھل کر سامنے آجاتا ہے اس لئے کہ عرصہ سے ہماری وہابیوں دیوبندیوں سے جنگ اسی موضوع پر بھی ہے وہ ہمارے مشائخ و اکابر سے ہمارے اکثر مسائل و مراسم کے لئے حدیث و قرآن کا مطالبہ کرتے ہیں نہ اس لئے کہ وہ دلیل کے طالب ہیں بلکہ **فی قلوبھم مرضاً** کے مصداق پر قلبی بغض وکینہ کی وجہ سے کچھ یہی مرض یہاں بھی ہے۔ اور

جواب: (نمبر۲): نماز اور روزہ اور حج و زکوۃ دیگر اصطلاحات کون سے احادیث میں ہیں۔ اسلامی فنون و حدیث و تفسیر کی اصطلاحات اور ان کے اسماء کس کس حدیث میں ہیں۔

جواب: (نمبر۳): فقیر نے پہلے خیر القرون سے تاحال قوی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ اصطلاحات اصلاً خیر القرون میں تھیں لفظاً بدعات ہیں اور یہ نہ اسلامی قاعدہ ہے کہ نام کے بدلنے سے کام نہیں بدلتا یہ جواب قیومیت کی اصطلاح میں کام دیگا۔ اسی لئے بقول علامہ آسی صاحب مدظلہ اکابر اولیائے کرام کے مخصوص مراتب کی جو تفصیل ہم ان کے کشف و مشاہدہ اور ارشادات کی روشنی میں مانتے ہیں کیا وہ سب احادیث میں موجود ہے فرد، قطب، غوث الثقلین وغیرہ جیسی اصطلاحات کیا ہم نے بخاری و مسلم کی روایات سے اخذ کی ہیں۔ نیز حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** (ترجمہ: یعنی یہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے)

Marfat.com

فرمایئے آپ مانتے ہیں کہ نہیں اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ بھی اسے قبول کرتے تھے کہ نہیں اگر وہاں کسی حدیث کا مطالبہ کیۓ بغیر آپ کو تسلیم کر لینے میں کوئی پس و پیش نہیں تو خدارا اسے بھی بے چون و چرا مان لیجئیے، خدا بھلا کرے گا۔ مجددیت اسی طرح قیومیت کی بشارت کے بارے میں فقیر گذشتہ اوراق میں تفصیل سے عرض کر چکا ہے۔ ان کے پیش نظر اگر حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے ہم تسلیم کرتے ہیں تسلیم نہ کرنے والے پر غیظ و غضب کے ڈوگرے برساتے ہیں تو اسی قاعدہ پر مجدد الف ثانی کی بشارت کو سامنے رکھ کر نہ ماننے والے پر غصہ نہ کریں تو بد قسمتی ہے بلکہ اس سے بدتر یہ کہ ماننے والوں سے بغض و عداوت کی جائے۔

ہاں ہاں خود حضور مجدد الف ثانی سیدنا امام ربانی رضی اللہ عنہ نے اس لقب کے منجانب اللہ عطیہ وانعام کا دعوی کیا ہے۔ اور وہ حق ہے اس لئے کہ اولیائے کرام کے الہامات اور کرامات حق ہیں۔ ہم جہاں دوسرے اکابر کے لئے ایسے دعاوی مان جاتے ہیں تو یہاں بھی مان لینا چاہیئے۔

<u>خلاصہ</u>: یہ کہ اگر کوئی تاریخ کا مطالعہ کرے تو وہ آپ کو مجدد الف ثانی کہنے پر مجبور ہو جائے گا حدیث صلہ حضور غوث پاک کا جبہ، کثیر اولیائے کرام کی پیشگوئیاں، حضرت باقی باللہ کے ارشادات، آپ کے دور کی ظلمات، بادشاہوں سے ٹکر اور حکومتی انقلاب، اسلام کا بر صغیر میں نفاذ بلکہ تمام عالم اسلام پر اثرات اور بعد کے جلیل الشان بزرگان دین کی تصدیقات آپ کے مجدد الف ثانی ہونے پہ شاہد عادل ہیں۔ ایک اقتباس عروۃ الوثقی حضرت قیوم زمانی حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات شریفہ سے بھی پیش خدمت ہے۔ آپ مولانا حسن

Marfat.com

علیؒ کو خط لکھتے ہیں۔ (اردو ترجمہ)

میرے مخدوم! مجدد الف ہونا ایک کشفی اور الہامی امر ہے جو اس معاملے کے وجدان سے تعلق رکھتا ہے، کسی ایسے امر کا الزام نہیں کہ آثار و علامات کے ساتھ آشنا و بیگانہ کو قائل کیا جا سکے جو شخص آشنا اور ازلی سعادت سے بہرور ہے وہ باطنی مناسبت کے ذریعے اہل اللہ کے اسرار قبول کر لیتا ہے اور ان بزرگوں کے فیوض و برکات کو مورد ہو جاتا ہے جو بیگانہ اور بے سعادت ہے، باطنی نامناسبت کی وجہ سے ان اسرار کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا تو انکار کر دیتا ہے اور ان حضرات کے فیوض و برکات سے محروم رہتا ہے۔ اگرچہ وہ ظاہر نہ کرے۔ غیر لوگ خارج از بحث ہیں ہمیں ان کے انکار و اقرار سے کوئی واسطہ نہیں۔ منکروں نے قرآن کا روشن معجزہ دیکھ کر بھی انکار کر دیا لہذا ان کی بات نہیں اس کے باوجود جس شخص کو تیز نظری کی قوت عطا کی گئی اگر وہ حضرت عالی کے اطوار و عادات میں اچھی طرح غور کرے اور جس کے فیوض و برکات و کمال اکمال اور علوم و اسرار سے وہ پیشوائے صالحین ممتاز ہیں۔ مشاہدہ کرے تو بلا تکلف ان کے مجدد ہونے کا اقرار کرے گا۔ (دفتر دوم، مکتوب دوم)۔ اسی خط کے آخر میں ایک صدی اور ایک ہزار سال کے مجددوں میں جو فرق اوپر بیان ہوا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے۔

القاب اسلاف پر زبردست ڈاکہ: دور حاضر میں یہ مرض وبائی صورت اختیار کر چکا ہے کہ علمی اسلامی، مذہبی، روحانی اعلیٰ سے اعلیٰ لقب ناقص سے ناقص تر بلکہ بعض جگہ ذلیل تر انسانوں پر استعمال کیا جا رہا ہے اکثر اوقات نااہلوں پر تو بکثرت مروج ہو چکا ہے یہ نہ صرف روحانیت کو اندھا بلکہ مردہ کر دینے والی

Marfat.com

بیماری ہے اور معاشرہ میں ذلیل سے ذلیل تر حرکت ہے۔ اسے امام غزالی رحمہ اللہ نے خود پسندی سے تعبیر کیا ہے یہ فساد معاشرہ کی جڑاور بہت سے گناہوں کا اصل ہے اس کی خرابیاں وہی ہیں جو نسب تبدیل کرنے کی ہیں لیکن ہمارے دور میں اسے نہ صرف شیر مادر سمجھا جارہا ہے بلکہ بڑے اعلیٰ و مقدس لوگ اس میں مبتلا ہیں لیکن اس کی خرابیاں سمجھے تو امام ابو حنیفہ یا شاہ احمد فاضل بریلوی رحمہ اللہ اول الذکر قدس سرہ کے لئے کسی نے کہا امام ابو حنیفہ ساری رات عبادت میں مصروف بقیام رہتے ہیں اس کے بعد آپ نے بھی کبھی رات کو زمین پر کروٹ نہ لی کہ کہیں قیامت میں شخص مذکور میری وجہ سے نہ پکڑا جائے کہ میں تو قائم اللیل نہیں ثانی الذکر رحمہ اللہ قرآن کے حافظ نہ تھے لیکن حافظ لکھا دیکھ کر ایک مہینہ کی چند گھڑیوں میں قرآن حفظ کر ڈالا تا کہ قیامت میں میری وجہ سے گرفت میں نہ آئیں کہ احمد رضا کو حافظ کیوں لکھا۔

رضا

انتباہ اویسی غفرلہ: وہاں تو دوسروں کو گناہ سے بچانے کی تدبیر ہے لیکن ہمارے معاشرہ میں خود پھنسنے دوسروں کو پھنسانے کی نہ صرف تدبیر بلکہ اجبار واکراہ بھی کیا جارہا ہے۔ اس بیماری میں نہ صرف عوام مبتلا ہیں بلکہ بڑی قد آور شخصیات گرفتار ہیں تفصیل میں نے رسالہ ”خود پسندی ذلیل حرکت ہے“ میں لکھی ہے۔

القاب اسلاف امثلہ: صحابہ کرامؓ سے مماثلت مثلاً صدیق زمان، فاروق وقت، حسان دوراں، بد عمل نعت خواں داڑھی مونھ چٹ صفا کی خوش الحانی کی وجہ سے اُس کے لئے حسان وقت کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ یونہی غوث اعظم، قطب الاقطاب، غوث الاغوث یونہی مجدد اعظم، مجدد وقت، مجدد دوران مجدد الف ثانی وغیرہ وغیرہ اس کو اگر معرض تحریر میں لاؤں تو ہر طرف سے آواز

Marfat.com

اٹھے گی کہ اویسی چونکہ ہمارا مخالف ہے اسی لئے وہ ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے لیکن خدرا سوچئیے کہ غوث اعظم کا لقب پیران پیر کا اور قطب وقت کا کتنا بڑا عہدہ ہے۔ لیکن داڑھی منڈے بے نماز پیر یا کم از کم صرف صالح اور نیک پیر پر یہ لقب سجایا جاتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک غنڈے ملاں کو جسے اپنی جماعت بھی ذلیل سے ذلیل تر کہتی رہی اسے چند خوشامد کرنے والوں نے مجدد الف ثانی کا لقب دے دیا لیکن اللہ کو اپنے محبوبوں کی غیرت ہے وہ کبھی دیر سے اور کبھی جلد پکڑتا ہے۔ تو سخت پکڑتا ہے اس بدبخت کو سب نے دیکھا سنا کہ وہ کتے کی موت مرا حضرت علامہ آسی نے فرمایا کہ سنا ہے آج کل کے ایک خوشامدی مولوی نے یہ حرکت کی ہے۔ یعنی اپنے قائد انقلاب کو مجدد الف ثانی ثابت کرنے کی افسوسناک کوشش کی ہے حالانکہ یہ قائد مبینہ طور پر ایک ایسی عورت کے دام فریب میں آگئے ہیں جو اسلام دشمنی قرآن دشمنی بلکہ رسول دشمنی میں بے نظیر ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: ازراہ ستر پوشی نام کی تصریح نہیں فرمائی میرے خیال میں طاہر القادری صاحب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر نے یہاں قلم روک لیا ہے تفصیل اپنی تصنیف "خود پسندی ذلیل حرکت ہے" میں لکھدی ہے۔

دردمندانہ اپیل: علماء و مشائخ، مریدین واعظین و مقررین اساتذہ و تلامذہ وغیرہ اکثر اس بیماری کا شکار ہیں غوث اعظم۔ قطب الاقطاب مجدد اعظم وغیرہ وغیرہ کے نعرے لگانا اور لکھنا اور عوام میں اسے مروج کرنا جس طرح بیجا اعلی القاب کو استعمال کرنے والے مجرم ہیں ایسے ہی جس پر استعمال کیا گیا ہے وہ بھی بشرطیکہ وہ اس پر راضی ہو یا کم از کم گوشہ نرمی رکھتا ہو مزید تفصیل و تحقیق

Marfat.com

کے لئے دیکھیے فقیر کا رسالہ "خود پسندی ذلیل حرکت ہے"۔

عقلی دلیل: دنیا میں سرکاری غیر سرکاری عہدے مشہور ہیں وزیر اعظم، صدر مملکت، جنرل وغیرہ وغیرہ اگر یہ عہدے کسی عام آدمی پر استعمال کریں تو جیل میں جانا پڑیگا ورنہ کم از کم لوگ پاگل ضرور کہیں گے۔ بلا تمثیل اولیاء اللہ مملکت خداوندی کے صدر اور وزیر اعظم اور جنرل ہیں جنہیں شرعی طور پر عہدے ملے ہیں غوث اعظم، قطب عالم قطب الاقطاب، مجدد اعظم، مجدد وقت وغیرہ ان عہدوں کو نا اہل لوگوں کے لئے استعمال کرنا جرم ہے۔ پھر ظلم و ستم یہ کہ داڑھی منڈے بے نماز پیروں کو ایسے القاب بلا حساب جہنم میں لے جائیں گے استعمال کرنے والے کو بھی اور جس پر استعمال ہوئے ہیں اگر وہ اس پر راضی ہے یا راضی ہو کر مرا ہے۔ اسی لئے فقیر کی گذارش ہے کہ جہنم میں جانے کا ارادہ ہے تو فقیر کون لگتا ہے آپ کو روکنے والا ورنہ آج اس حرکت سے باز آجائیں جو حضرات تجدید کے قابل نہیں یا انہیں یہ لقب منجانب اللہ نہیں ملا۔ انہیں مجدد کہنا چھوڑ دیں اور غوث اور قطب و دیگر القاب تو عام ہو چکے ہیں اس لئے رکنا ضروری ہے۔ اور بااثر صاحبان ایسے القاب بولنے والے پر کڑی نگرانی رکھیں۔ ورنہ قیامت میں اس جرم کی سزا آپ حضرات کو بھی ملے گی۔

شرعی فیصلہ: نسب کی تبدیلی کتنا بڑا جرم اور گھناؤنا مرض ہے بالخصوص غیر سید خود کو سید کہلوائے تو غیور سنی مسلمان اس پر سیخ پا ہو جاتا ہے تو یقین کیجئے غیر مجدد کو مجدد اور نااہل کو غوث و قطب اور دیگر روحانی اور علمی القاب دینے میں بھی غیرت کیجئے۔ فقیر کو اس وقت رونا آجاتا ہے جب ایک جاہل کے بارے میں علامہ ... کے لقب سے سٹیج پر گلے پھاڑ پھاڑ کر اعلان کیا جاتا ہے اور روحانی القاب جب نااہلوں کے لئے سنتا ہوں تو جی درد سے بھر آتا ہے۔

Marfat.com

مکتبہ نقشِ لاثانی

مکتبہ ہذا سے مندرجہ ذیل تصانیف مل سکتی ہیں۔

مطبوعات بزمِ لاثانی:

(۱) انوار لاثانی — پروفیسر محمد حسین آسی صاحب

(۲) سیرت حضور نقشِ لاثانی (برکات و کرامات) — پروفیسر محمد حسین آسی صاحب

(۳) ماہنامہ "انوار لاثانی"

(۴) لاثانی انوار الصلوٰۃ — حاجی شبیر احمد نقشبندی

(ب) مطبوعات مکتبہ ھذا:

(۱) جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز — مولانا شفقات احمد صاحب

(۲) سیرت حضور نقشِ لاثانی

(موجودہ فرقہ واریت اور حضور نقشِ لاثانی کا مذہبی تعامل) — پروفیسر محمد حسین آسی

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ کی حقانیت — پروفیسر محمد حسین آسی صاحب

(۴) مضامینِ میلاد — پروفیسر محمد حسین آسی، علامہ عبدالنبی کوکب

غلام مصطفےٰ مجددی

(۵) دل کی چالیس بیماریاں — علامہ فیض احمد اویسی

(۶) میلاد شریف اور بعض روایات — پروفیسر محمد حسین آسی

(۷) حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت — پروفیسر محمد حسین آسی

(۸) بدعت کی حقیقت — مولانا صدیق ضیاء صاحب

(ج) مطبوعات مکتبہ مجددیہ:

مکتبہ نقشِ لاثانی متصل نقش لاثانی پبلک سکول

عقب جناح سٹیڈیم، سیالکوٹ فون: ۵۸۸۱۰۴

Marfat.com